(This question paper contains 5 printed pages)

Roll No.

Sl. No of Question Paper: 340

D

Unique Paper Code: 214367

Name of the Paper: Urdu-A

Name of the Course: B. A. (Prog.) Urdu-A

Semester: III

Time : 3 hours

M. Marks : 75

(Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.)

۱۔ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ ۱۰

(الف)

فارسی زبان میں مشہور مقولہ ہے کہ ''تمنارا عیبے نیست'' ایک ظریف نے کہا کہ دنیا میں مجھے کسی چیز کا رنج نہیں ہے کیونکہ امید مجھے ہمیشہ خوش رکھتی ہے۔ دوستوں نے پوچھا کہ کیا تم کو مرنے کا بھی رنج نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ عجب ہے کہ میں کبھی نہ مروں کیونکہ خدا اس پر بھی قادر ہے کہ ایک ایسا شخص پیدا کرے جس کو موت نہ ہو اور مجھ کو امید ہے کہ شاید وہ شخص میں ہی ہوں۔ یہ قول تو ایک ظرافت کا تھا مگر سچ یہ ہے کہ زندگی کی امید ہی موت کا رنج ہم سے مٹاتی ہے۔ اگر ہم کو زندگی کی امید نہ ہو تو ہم سے زیادہ بدتر حالت کسی کی نہ ہوتی۔ زندگی ایک بے جان چیز کی مانند ہے جس میں کچھ حرکت نہیں ہوتی۔ امید اس میں حرکت پیدا کرتی ہے۔ امید ہی کے سبب سے انسان میں سنجیدگی بردباری اور خوش مزاجی کی عادت ہو جاتی ہے۔ گویا امید انسان کی روح کی جان ہے ہمیشہ روح کو خوش رکھتی ہے اور تمام تکلیفوں کو آسان کر دیتی ہے۔

P.T.O.

(ب)

بھلا اس جلوس کو دیکھو اور پنکھے کو دیکھو۔ بانس کی پھچیوں کا بڑا سا پنکھا بنا، پنّی چڑھی، آئینے لگا، پھولوں سے سجا ایک لمبے رنگین بانس پر لٹکا دیا تھا۔ یہ پنکھا نہ تھا بلکہ جوش محبت اور یگانگت کا نشانہ تھا جس نے چھوٹے بڑوں، ہندو مسلمانوں، غرباء و امراء غرض ہر قوم و ملت اور ہر طبقہ کی رعایا کو ایک جگہ جمع کر دیا تھا اور خود بادشاہ کو قلعہ سے نکال مہرولی میں لے آیا تھا۔ یہ پنکھا نہ تھا بلکہ عقیدت اور محبت کے مظاہروں کا مرکز تھا۔ اور یہ دلّی نہ تھی بلکہ لگن تھا۔ جس میں بادشاہ شمع تھے اور رعایا ان کے پروانے۔ کوئی ایک بجے لوگ پنکھا چڑھا کر واپس ہوئے۔ دوسرے دن درگاہ شریف کا پنکھا بھی اسی دھوم دھام سے اٹھا۔ باب ظفر کے سامنے آ کر ٹھیرا۔ بعض مصاحبوں نے کوشش کی کہ بادشاہ سلامت کو بھی پنکھے کے ساتھ درگاہ میں کسی نہ کسی طرح لے چلیں مگر بادشاہ کسی طرح اس پر راضی نہ ہوئے۔ کہا۔ ''اماں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جب میں جوگ مایا جی کے پنکھے کے ساتھ نہیں گیا تو اب اس پنکھے کے ساتھ کیسے جاؤں۔ تمہارے ہندو بھائی کیا خیال کریں گے، کہیں گے کہ مسلمان تھا۔ مسلمانوں کے پنکھے میں شریک ہوگیا۔ ہم کو غیر سمجھا۔'' اس لیے جھروکوں سے نیچے بھی نہیں آئے۔

۲۔ درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع حوالہ کیجیے۔ ۱۰

(الف)

شغل مے سے فلک جناب ہوا
کون کہتا ہے میں خراب ہوا
ہر گھڑی شیخ کو ہے فکر ثواب
یہ بھی اک طرح کا عذاب ہوا

P.T.O.

پہلے اک ذرّۂ ذلیل تھا میں
تیری نسبت سے آفتاب ہوا
حسن بے پروا کو خود بین و خود آرا کردیا
کیا کیا میں نے کہ اظہار تمنا کردیا
بڑھ گئیں تم سے تو مل کر اور بھی بے تابیاں
ہم یہ سمجھے تھے کہ اب دل کو شکیبا کردیا
عشق سے تیرے بڑھے کیا کیا دلوں کے مرتبے
مہر ذرّوں کوکیا، قطروں کو دریا کردیا

(ب)

دل کو سکون روح کو آرام آگیا
موت آگئی کہ دوست کا پیغام آگیا
جب کوئی ذکر گردش ایام آگیا
بے اختیار لب پہ ترا نام آگیا
دیوانگی ہو، عقل ہو، امید ہو کہ یاس
اپنا وہی ہے وقت پہ جو کام آگیا
عشق کی یہ نمودِ پیہم کیا
ہو تمہیں تم اگر تو پھر ہم کیا
جز ترے کچھ نظر نہیں آتا
آرزو بن گئی مجسم کیا
شام بھی تھی دھواں دھواں ، حسن بھی تھا اداس اداس
دل کو کئی کہانیاں یاد سی آکے رہ گئیں

جسے صورت بتاتے ہیں پتہ دیتی ہے سیرت کا
عبارت دیکھ کر جس طرح معنی جان لیتے ہیں

۳۔ درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ ۱۰

(الف)

اک شوخ کرن، شوخ مثال نگہِ حور
آرام سے فارغ صفتِ جوہر سیماب
بولی کہ مجھے رخصتِ تنویر عطا ہو
جب تک نہ ہو مشرق کا ہر اک ذرہ جہاں تاب
چھوڑوں گی نہ میں ہند کی تاریک فضا کو
جب تک نہ اٹھیں خواب سے مردانِ گراں بار
خاور کی امیدوں کا یہی خاک ہے مرکز
اقبالؔ کے اشکوں سے یہی خاک ہے سیراب
چشم مہ و پروین ہے اسی خاک سے روشن
یہ خاک کہ ہے جس کا خزف ریزہ درِ ناب
اس خاک سے اٹھے ہیں وہ غواص معانی
جن کے لیے ہر بحرِ پُر آشوب ہے پایاب
جس خاک کے نغموں سے حرارت تھی دلوں میں
محفل کا وہی ساز ہے بے گانۂ مضراب

(ب)

کیا ہند کا زنداں کانپ رہا ہے، گونج رہی ہیں تکبیریں
اکتائے ہیں شاید کچھ قیدی اور توڑ رہے ہیں زنجیریں

دیواروں کے نیچے آ آکر یوں جمع ہوئے ہیں زندانی
سینوں میں تلاطم بجلی کا آنکھوں میں جھلکتی شمشیریں

بھوکوں کی نظر میں بجلی ہے توپوں کے دہانے ٹھنڈے ہیں
تقدیر کے لب کو جنبش ہے دم توڑ رہی ہیں تدبیریں

آنکھوں میں گدا کی سرخی ہے، بے نور ہے چہرہ سلطاں کا
تخریب نے پرچم کھولا ہے، سجدے میں پڑی ہیں تعمیریں

کیا ان کو خبر تھی؟ زیر و زبر رکھتے تھے جو روح ملت کو
ابلیں گے زمیں سے مار سیاہ، برسیں گی فلک سے شمشیریں

کیا ان کو خبر تھی؟ سینوں سے جو خون چرایا کرتے تھے
اک روز اسی بے رنگی سے جھلکیں گی ہزاروں تصویریں

۴۔ مولانا الطاف حسین حالؔی کی نثر نگاری پر تبصرہ کیجیے۔ ۱۰

یا

سر سید احمد خاں کی نثر نویسی کی خصوصیات بیان کیجیے۔

۵۔ حسرت موہانی کی عشقیہ شاعری پر روشنی ڈالیے۔ ۱۰

یا

فراق گورکھپوری کی غزل گوئی کی خصوصیات تحریر کیجیے۔

۶۔ اقبالؔ کی نظم ''شعاعِ امید'' کا خلاصہ لکھتے ہوئے اس نظم کے مرکزی خیال پر تبصرہ کیجیے۔ ۱۰

یا

جوشؔ ملیح آبادی کی نظم نگاری کا جائزہ لیجیے۔

۷۔ درج ذیل میں سے تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھیے۔ ۱۵

مقفیٰ نثر، مثنوی، قصیدہ، غزل،

معنوی اقسامِ نثر، نظم معریٰ، واسوخت، مرثیہ۔